دعوات عبدیت حق
سلسلہ نمبر ۶

از افادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ
ضبط و ترتیب ادارہ الحق

حقیقت ہجرت

سنہ ہجری کے پہلے مہینہ کا سبق

(خطبہ جمعۃ المبارک محرم الحرام ۱۳۸۵ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محترم بزرگو ! مسلمانوں کے حساب کتاب کے لحاظ سے سنہ ہجری کا آغاز محرم الحرام کے مہینہ سے ہوتا ہے۔ تو گویا حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ کی راہ میں خویش واقارب اور ملک چھوڑنے کے تیرہ سو پچاسی[1] سال گزر گئے ——— مسلمان کا ہر کام اللہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے قومی کارنامے ہوں یا انفرادی۔ خوشی ہو یا غمی۔ دین کے کام ہوں تو بھی اللہ کی رضا کی خاطر۔ دنیا کے ہوں تب بھی اعلاء کلمۃ اللہ کے مقصد سے، گویا مسلمان کی ساری زندگی اللہ کے رنگ میں رنگی ہوتی ہے۔ اسلام اسے زندگی کے ہر موقع پر غمی اور خوشی میں دنیاوی اور معاشی امور میں غرض ہر عمل میں خدائی تعلق سکھلاتا ہے۔ مثلاً عید دنیا کی تمام اقوام مناتی ہیں۔ لیکن بعض تو موسم بہار کی آمد کے موقع پر کہ موسم اچھا ہے میلہ لگانا چاہیئے بعض اس وجہ سے کہ انہیں اس دن اپنے دشمن پر فتح نصیب ہوئی کسی قوم و ملک کو قبضہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ بعض لوگ قومی تہوار کے طور پر کہ وہ دن ان کے کسی رہنما، لیڈر اور نجات دہندہ کا یوم پیدائش ہوتا ہے۔ مگر اسلام نے ہمیں سال بھر میں دو عیدیں دیں اور دونوں کی بنیاد عبادت اور بندگی پر رکھی گئی ہے عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر دونوں میں جذبات عبدیت کا اظہار ہے ——— یہی حال مسلمانوں کے سنوی نظام اور قمری حساب کا ہے۔ ہر قوم نے اپنا حساب وکتاب رکھنے کیلئے ایک تاریخ مقرر کی ہے۔ اور ایک خاص واقعہ سے اپنے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہمارے ملک میں عیسوی سنہ کی مقبولیت ہے۔ اور انگریزوں کے اثرات کی وجہ سے انگریزی سنہ رائج ہے۔ جس کا سال جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کا بکرمی حساب بھی رائج ہے۔ مگر مسلمانوں کا نیا سال "ہجرت" سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس

[1] سنہ پچھلے سال کے حساب سے ہے۔ (ادارہ)

مناسبت سے اس کا نام بھی "ہجری" رکھا گیا ہے۔ دنیا کی اقوام اپنے حساب اور سن میں ان امور کا لحاظ رکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص فلاں دن پیدا ہوا۔ یا فلاں بادشاہ تخت نشین ہوا جس کی خوشی میں اس دن کو اہمیت دے دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے ہاں بھی ایسے انقلابی ایام اور فتوحات و کامیابیوں کی کمی نہ تھی۔ جس دن حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت ہوئی۔ وہ تاریخ کا ایک انقلابی دن تھا۔ اور اللہ کیطرف سے انسانیت پر انعام کا سب سے بڑا مظاہرہ۔ مگر مسلمانوں کے سنہ کیلئے واقعۂ ہجرت کا انتخاب کیا گیا۔ کہ حضورؐ کی پیدائش تو ایک تکوینی انعام ہے، بندوں کے اختیار میں نہیں۔ مسلمان کی زندگی کے ہر نئے سال کا آغاز تو ایسے وقت سے ہونا چاہیئے کہ اُسے سال کے بارہ مہینے عمل اور قربانی، بندگی اور جان سپردگی کا ایک سبق ملتا ہے۔ گویا اسلام نے اس میں بھی عمل کا اعتبار کیا جو اختیاری چیز ہے، تکوینی نہیں۔ سال کے نئے ہونے کے ساتھ ہی پہلی ہجرت کا درس دیا گیا، جو پورے سال میں ہر تاریخ کو ہجری کی صورت میں دہرایا جاتا ہے۔

تو ہجرت کیا ہے؟ اس کا معنی و مقصد کیا ہے؟ اس کے ظاہری اور معنوی مطالب کیا ہیں؟

ہجرت کا معنی کسی چیز کو ترک کر دینا اور اس سے جدائی اختیار کر لینا ہے ــــ تو اسلامی ہجرت اللہ کی رضا اور اس کے دین کی خاطر اپنی جان و مال، ملک اور جائیداد، دوست، احباب اور اہل وعیال چھوڑ دینا ہے۔ اور اسلام کا پہلا سبق پہلے دن سے یہی ہے کہ ہر چیز کو اللہ کے سپرد کر دیا جائے۔ اور کسی خواہش اور آرزو پر اپنا اختیار نہ رہے۔ اسلام کا معنی ہی سپردگی اور تفویض ہے۔

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (اللہ تعالیٰ ہم سے ہماری جان اور مال (سب کچھ) جنت کے بدلے خرید چکا ہے۔)

ایک شخص جو دائرۂ اسلام میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے۔ کہ "اے اللہ میری عزت میری آبرو، میرا مال و دولت، حکومت و سلطنت تیرے سپرد ہے۔ مجھے اس کے عوض جنت دے۔" ظاہر ہے کہ جب ایک چیز کسی پر فروخت کر دی جائے تو بائع (فروخت کرنے والا) کو اس میں تصرف کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ خریدنے والے کی مرضی ہوتی ہے کہ جہاں چاہے اب اسے کام میں لگا دے۔ اگر امانتاً عارضی طور پر بائع کے ساتھ چھوڑ بھی دیتا ہے۔ تو جب چاہے بائع انکار نہیں کر سکتا۔ اور اسے واپس کر دیتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے بھی تقاضے ہیں۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا آسان ہے۔ مگر اسے نباہنا مشکل ترین کام ہے۔ کیونکہ اس دعویٰ کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں اسکی مرضی کی خاطر فروخت کر دیا۔ پھر یہ بھی اللہ کی شانِ کریمی ہے کہ جو چیزیں ہم نے بیچ دیں وہ بھی ہماری

نہیں بلکہ اُس کی دی ہوئی تھیں۔ اور اگر ہم نے یہ سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر بھی دیا تو اُسی کا تھا ہمارے پاس تھا کیا کہ اس کے بدلے جنّت کے طلبگار ہوں ۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر ہماری زمین و دولت ہے، جان و جسم ہے۔ روح اور زندگی ہے۔ سب کچھ اس کا عطا کردہ ہے۔ اور یہ اس کا کمال کرم ہے کہ اس کے مانگنے کے وقت اسے بیع اور خرید و فروخت کا نام دیا۔ یہ بیع و شراء حقیقی کب ہو سکتی ہے۔ گویا ایسی مثال ہے کہ معصوم بچے کو مٹھائی اور کھلونے دے جائیں پھر اُسے پیسے دے کر اُس کے عوض اُس سے مانگے جاتے ہیں۔ وہ خوش ہوتا ہے کہ میں نے انہیں کوئی چیز دے کر پیسے حاصل کر لئے۔ غرض اللہ نے دیا، پھر فرمایا کہ مجھ پر فروخت کر دو۔ میں تمہیں جنّت دے دوں گا۔ اب جو ہوشیار ہو وہ فانی اور ناپائیدار چیزوں کو ابدی نعمت جنّت پر بہ ہزار خوشی قربان کر دے گا۔ غرض عمل کا تقاضا جو ہوتا ہے اس کا میدان بھی خداوند کریم خود تیار کر رہے ہیں۔ اس ہجرت میں بھی عمل کی تعلیم ہے۔ وہ عمل جو ہجرت کی شکل میں سید الکائنات سرور دو جہاں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے باعظمت صحابہؓ نے اختیار کیا۔ وہ صحابہؓ کہ روئے زمین پر انبیاء کے بعد خدا نے اُن جیسی بہترین مخلوق پیدا نہیں کی۔ اور انبیاء کے بعد انسانیت میں اُن سے افضل ہستیاں پیدا نہ ہو سکیں۔ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی وغیرہم رضی اللہ عنہم ان سب نے ہجرت کی شکل میں انسانی خواہشات کی قربانی دی اور اللہ کی راہ میں تمام موانع توڑ ڈالے ـــــ

محرم الحرام کے آغاز سے ہی ایک مسلمان سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ اور اس کا ذہن اس تاریخ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔ مال و اولاد، اعزہ و اقارب کو خیر باد کہا ـــــ اللہ کے دین کی خدمت و اشاعت مکہ میں نہ ہو سکی کہ کفار کا غلبہ تھا۔ اپنے پرائے سب مقابلہ میں آئے، مکہ کے اردگرد طائف، جدہ، حنین کا بھی یہی حال تھا۔ تیرہ برس کیا کیا تکالیف اٹھائیں۔ اور جب یقین ہوا کہ اس علاقہ میں دین کا پودہ پھل پھول نہیں سکتا، زمین شوریدہ ہے تو اللہ کے حکم سے اپنے جائے پیدائش اور آبائی شہر کو الوداع کہہ دیا۔ اور دو ڈھائی سو میل دور مدینہ طیبہ کو دین کی خدمت کا مرکز بنا ڈالا ـــــ

بظاہر ایثار و قربانی کا یہ مظاہرہ ـــــ اپنا قبیلہ و کنبہ چھوڑ کر ایک اجنبی مسافر اور نووارد بن جانے بہت مشکل ہے۔ مگر مسلمان کو اس کے پیغمبر نے عملی نمونہ سکھایا کہ تمہارے سئے تو یہ سب کچھ آسان ہے کہ سارا ملک خدا کا ہے۔ تمہاری مال و متاع اس کی چند روزہ امانت ہے۔ اور جب اس کی راہ میں

اس سے دست بردار ہونے کا موقع آتا ہے۔ تو ہمیں کیا مجال دم ہے۔ غرض حضورؐ کے اس ایک عمل "ہجرت" میں دین کا سارا خلاصہ سمٹ آیا ہے۔ آج کل بعض لوگوں کو دین کے سَت نکالنے کا خبط ہے۔ کیونکہ سائنس اور فلسفہ کا زمانہ ہے۔ ہر چیز کا جوہر تلاش کیا جاتا ہے۔ مگر اسلام سارے کا سارا جوہر اور سُت ہے۔ اس کے ظاہر و باطن دونوں میں جوہر ہی جوہر ہے۔ فضلہ اور زائد کوئی چیز نہیں۔ اگر اسلام کا ایک جزء لا یتجزیٰ بھی چھانا جائے تو ناممکن ہے کہ اس میں سے کوئی زائد اور غیر ضروری چیز نکل سکے۔ دین سراسر خلاصہ اور ست ہے ـــــ

محرم جو ہجرت کا مہینہ ہے، ہمیں یہ سبق بھی دیتا ہے کہ جب ایک مسلمان اپنا گھر بار، ملک و وطن اللہ کی راہ میں چھوڑ سکتا ہے۔ تو ناممکن ہے کہ ان سارے اعمال و افعال سے کنارہ کش نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے خلاف ہوں۔ ناممکن ہے کہ ایک مسلمان مسلمان بھی ہو، جوا، شراب نوشی، حرامکاری، ظلم و عدوان، گناہ اور معصیت بھی کرے۔ بلکہ اسے تو ان سب چیزوں سے ہجرت کرنی ہوگی۔ جب ایک شخص اللہ کی مرضی کی خاطر اپنی ساری کائنات چھوڑتا ہے۔ تو کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ بے نمازی، بدعملی، بے حیائی کو ترک نہ کرے۔ غرض حضورِ اقدسؐ اور ان کے صحابہؓ نے ہجرت کی شکل میں یہ درس دیا۔ کہ یہ مال و متاعِ آخرت کا ذریعہ ہے، اصل چیز دین ہے، دنیا نہیں۔ اور جو دنیا، جو قبیلہ، جو قوم اللہ کی راہ میں رکاوٹ بنے اسے ابدی مسرت اور دائمی مرضیاتِ الٰہی حاصل کرنے کی خاطر چھوڑ دیا جائے کہ دنیا تو روس اور امریکہ کا مقصد ہے مسلمان کا نہیں۔ مسلمان تو اس دنیا پر جو دین کا ذریعہ نہ بنے لعنت بھیجتا ہے۔ اور ایسی ہی دنیا مراد ہے اس حدیث میں کہ فرمایا حضورؐ نے کہ "دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے۔ مگر اللہ کی یاد (ذکر اللہ) اور جو چیزیں اس کا ذریعہ ہیں" دوسری نصیحت ہمیں اس مہینہ سے شہادت سیدنا حسینؓ کی شکل میں حاصل ہو رہی ہے ـــــ (باقی آئندہ شمارے میں)

بقیہ: بلاسود بنکاری

۵۔ جو ممبر اپنے اور کارپوریشن سے لئے ہوئے سرمایہ سے کاروبار کریں گے وہ اپنے اس کاروبار کی مالیت کا بیمہ کرائیں گے جس کا سالانہ چندہ (پریمیم) وہ ادا کریں گے، تاکہ پوری مالیت کا تحفظ ہو سکے ـــــ کیا اسلامی نقطۂ نظر سے کارپوریشن کا یہ طرزِ عمل ٹھیک ہے۔؟ اس کے علاوہ کوئی اور مزید ہدایات بھی دی جا سکتی ہیں۔ تاکہ یہ پوری طرح اسلامی نقطۂ نظر سے کام کرے۔

دستخط (احمد ارشاد) مینیجنگ ڈائریکٹر
بلاسود بنک، کوآپریٹو سرمایہ کاری و مالیاتی کارپوریشن لمیٹڈ۔
صدر کوآپریٹو مارکیٹ، وکٹوریہ روڈ، کراچی۔